سید یونس الحسنی

خوفزدہ آواز

صدر پاکستان جنرل پرویز نے کینیڈا کے اخبار ''دی ٹورانٹو سٹار'' کو انٹرویو دیتے ہوئے دنیا بھر میں اسلام سے سچی محبت رکھنے والوں کو ایک بار پھر ہدف تنقید بنایا ہے کہ وہ جدیدیت اور روشن خیالی کو اپنانے سے بوجوہ گریزاں ہیں۔ یوں تو موصوف کی تلخ نوائی کافی عرصے سے جاری ہے۔ اُن کی لفظی توپوں کا رُخ بھی فرزندانِ اسلام ہی کی طرف ہوتا ہے۔ ابھی چند روز پیشتر وہ نظامِ خلافت پر شعلہ فشانی کر چکے ہیں۔ وہ لوگ جو پاکستان کو اسلامی جمہوریہ اور عالمِ اسلام کی قیادت کے منصب پر فائز دیکھنے کی حسرت دلوں میں لئے پھرتے تھے مسٹر پرویز کے طرزِ کلام اور عملی اقدامات کے باعث افسردگی سے اپنے سر نیوڑھائے بیٹھے اور سوچتے ہیں ''چوں کفر از کعبہ برخیز دکجا ماند مسلمانی'' زیرِ نظر انٹرویو صدر پرویز کی گوہر افشانیوں کی تلخیص نذر قارئین ہے:

> ''اسلامی دنیا میں یہ تاثر ہے کہ مغرب اسلام کو جان بوجھ کر نشانہ بنا رہا ہے اس تاثر کو دور کرنا ہوگا اگر یہ دور نہ ہوا تو ''ہم'' کمزور ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں میں جدیدیت اور روشن خیالی کی میری اپیل آخر نا کام ہو جائے گی۔ اور مجھ ایسی ''اعتدال پسند'' آوازیں دب جائیں گی۔ اگر مغرب نے جواب دیا تو درحقیقت ہمیں ایسے لوگ قرار دیدیا جائے گا جو مغرب کو خوش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہماری بات کوئی نہیں سنے گا۔ بدقسمتی سے دنیا میں اس وقت جتنے بھی جھگڑے ہیں ان میں اسلامی دنیا ملوث ہے اور مسلمان ہی مظلوم ہیں۔ لہٰذا مغرب کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کا انصاف پر مبنی فیصلہ کرے۔ مسلمان تب ہی سمجھیں گے کہ ان کے ساتھ انصاف ہو رہا ہے۔ انتہا پسندوں نے دنیا بھر میں خود ہی جہاد کا اعلان کر رکھا ہے جو ان کی ذمہ داری نہیں ہے اگر ہر دوسرا شخص اٹھ کر جہاد کا اعلان کرنا شروع کر دے تو ہر طرف خون ریزی پھیل جائے گی۔ انتہا پسند نہ صرف اسلام کو بلکہ مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں وہ اسلامی احکامات کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو اسلام کے نام پر ہونے والی دہشت گردی کی پُر زور مذمت کرنی چاہیے۔''

سارا انٹرویو تضادات کا مرکب اضافی ہے' جس میں کوشش کے باوجود کوئی توصیفی و تہنیتی پیوند نہیں لگایا جا سکتا۔ کیونکہ انہوں نے بھی روشن خیالی اور جدیدیت کے نام پر برق مسلمانوں ہی پر گرانے کی نامشکور سعی کی ہے۔ خوفزدہ آواز بالکل ایسی ہی ہوتی ہے اور ڈرے سہمے آدمی کا طرزِ عمل بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ وہ بار بار نہ صرف اپنوں کو کوسنے دیتا ہے' بلکہ

دشمنوں کے ساتھ مل کر اُنہیں بری طرح پٹوا تا بھی ہے پھر اپنی حرکت پر ندامت بار ہونے کی بجائے اُسے مصلحت وقت، روشن خیالی، ترقی پسندی اور جدیدیت کے سے نام دے کر خود کو بچانے کی تگ و دو کرتا ہے۔ سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ:

ا۔ آپ نے یہودی سازش کا شکار ہو کر امریکہ کی ہر طرح مدد کر کے افغانستان پر قبضہ کرا دیا کیا اِسے مصلحتِ وقت کہا جا سکتا ہے؟

۲۔ آپ کے تعاون کی شہہ پا کر خونی اہل مغرب نے عراق کو روند ڈالا۔ کیا اِسے روشن خیالی کہا جائے؟

۳۔ آپ نے امریکن مطالبے پر سرِ تسلیم خم کر کے اہلِ جہاد پر پابندی لگائی اور اپنے ہی دست و بازو کاٹنے میں جُت گئے کیا اِس کام کو ترقی پسندی کا نام دیا جائے؟

۴۔ آپ نے آئین کو پامال کر کے امریکن ایف بی آئی کے درندوں کو ہم وطنوں پر مسلط کر دیا اور ان کی نگرانی میں مدارس دینیہ پر شب خون مارنے کے پروگرام ترتیب دیئے۔ لوگ اپنے ہی وطن میں غیروں کے ہاتھوں غیر محفوظ ہو کر رہ گئے ہیں۔ کہیئے اِس طریقِ عمل کو جدیدیت کہا جا سکتا ہے؟

راقم کی دیانتدارانہ اور غیر جانبدارانہ رائے میں ان ساری وارداتوں کو غلامی افرنگ کی تجدید نو ہی کا نام دیا جا سکتا ہے۔ آپ نے ماضی بعید کے مسلمان حکمرانوں کے کارناموں پر پانی پھیر دیا ہے چودہ کروڑ غیور و جسور مسلمانوں کے وطن پاکستان کے صدر کو اپنی ملّی خودی کا پاسبان ہونا چاہیے تھا۔ کچھ نہیں کر سکتے تھے تو کم از کم ملا ایشیائی وزیر اعظم مہاتیر محمد کے ہم آواز ہی ہو جاتے مگر آپ نے تو شیرِ میسور رحمتہ اللہ علیہ کی روح کو بھی تڑپا دیا ہے۔ آپ نے یہ تو کہا ہے کہ مجھے ایمن الظواہری کا کوئی خوف نہیں کیونکہ میں ایس ایس جی میں رہا ہوں اپنا دفاع کر سکتا ہوں۔ اب بھی آپ نے ذاتی دفاع کی بات کی اپنے وطن اور ملت کو ثانوی حیثیت بھی نہیں دی۔ امریکی دانشوروں کی سنگت میں اسلام کے سچے اور کھرے مجاہدوں کو انتہا پسند اور بنیاد پرست کے پامالی القابات سے نوازا کہ انہوں نے خاموشی سے مسٹر بُش کو فرمانروا تسلیم نہیں کیا، بلکہ اس کی اطاعت سے کھلا انکار کیا ہے۔ وہ افغانستان میں لڑ رہے ہیں، وہ عراق میں برسرِ پیکار ہیں۔ وہ گردش لیل ونہار کے ساتھ ساتھ امریکن کمانڈوز پر جھپٹ رہے ہیں، جس سے بوکھلا کر صدر امریکہ ایک بار آپ کی طرف ملتفت ہوئے اور کم از کم دس ہزار فوجی عراق بھیجنے کو کہا تا کہ امریکی بزدلوں کا تحفظ ہو سکے۔ صدر محترم آپ نے بُش کو یہ بھی نہیں کہا کہ آپ کی چھیڑی ہوئی جنگ میں ہم ایندھن کیوں بنیں؟ ہماری بہادر مسلح افواج کرائے کے فوجیوں پر مشتمل نہیں بلکہ اِس میں وطن کے غیرت مند دلاور سجیلے بیٹے شامل ہیں، جن کا حلف ہے کہ وہ دنیا کے کسی خطے میں مسلمانوں کے خلاف نہیں لڑیں گے۔ آپ تو اب بھی سوچ رہے ہیں کہ فوج عراق بھیج ہی دی جائے تا کہ یار بُش راضی رہے۔

مستقبل قریب یا بعید میں اپنے انجام سے قبل از وقت خوفزدہ ہو کر اللہ تعالیٰ اور اُمتِ مسلمہ سے معافی مانگنے کی

بجائے آپ نے پھر اہلِ مغرب کو پکارا ہے کہ ''انصاف کرو اگر ایسا نہ ہوا تو مجھ ایسی اعتدال پسند آوازیں دب جائیں گی''۔ ہم عرض گزار ہیں کہ آپ کی آواز اب مجھے بچاؤ بچاؤ کی آواز ہے' اِسے ندائے اعتدال کہنے کی ہمت نہیں پڑ رہی۔ آپ کو اندرونی طور پر یہ خوف لاحق ہے کہ لوگ آپ کو نہ صرف یہ کہ مغرب کو خوش کرنے والے لوگوں میں شمار کریں گے بلکہ مغرب کا وفادار قرار دیں گے۔ تو جناب صدر یہ بات تو صدائے وقت بن چکی ہے اور تاریخ آپ کو بالکل ایسے ہی گروہ میں شمار کرے گی جو جس کشتی میں بیٹھے' اُسی میں چھید کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یقین مانیے ایسا ہو چکا ہے۔ آپ نے کوئی ایسا کارنامہ انجام نہیں دیا کہ آپ کو بہت اچھے ناموں سے لکھا' پڑھا اور پکارا جائے گا۔ اپنی کارکردگی دیکھ لیجئے مشرقی سرحد تو خطرے میں تھی ہی آپ کی پالیسی نے اچھے بھلے محفوظ مغربی بارڈر کو بھی انتہائی غیر محفوظ بنا دیا ہے۔ بھارت افغانستان میں اپنی دوست حکومت کی مدد سے پاکستان کے گھیراؤ کرنے کی سعی مسلسل کر رہا ہے۔ آپ عمداً اور عملاً ایک گرداب میں پھنس چکے ہیں جس میں اہلِ مغرب آپ کو بچا نکالنے کی ہرگز کوشش نہیں کریں گے۔ لوگ اِسی منجدھار سے بچنے کے لئے قبل از وقت واویلا کر رہے تھے۔ جسے آپ نے سننا گوارا نہ کیا اور اب خود بھی گھبرا گئے ہیں۔ ڈرے سہمے ہوئے ہیں، خوفزدہ ہیں۔ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ پاکستان کے وارثِ سیاہ و سفید اپنی حیات مستعار میں صرف ایک ہی کام کیا ہے کہ اہلِ مغرب کسی بھی طرح خوش ہو جائیں اِسی میں فلاح و نجات ہے حالانکہ یہ سوچ ایسے ہی غلط ہے' جیسے یہ کہا جائے کہ کل سورج مغرب سے نکلے گا۔ اب پُلوں کے نیچے سے بہت سا پانی بہہ چکا ہے اور تیز منجدھار میں ہاتھ پاؤں مارنے کے سوا چارہ بھی کیا ہے ایسے میں بقول شاعر ؎

جب کبھی منجدھار میں آئے کناروں کا خیال
جھانک کر اپنے گریبانوں کے اندر دیکھنا

راقم اہلِ مغرب سے انصاف مانگنے والوں کو یاد دلانا چاہتا ہے کہ فرنگی کا انصاف بقول امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بندر کے انصاف کی طرح ہے اور وہی ہو رہا ہے کہ افغانستان کی جواہر کی کانیں ہماری' خون اور پتھر تمہارا حصہ، عراق میں تیل ہمارا' ریگِ صحرا اور خون تمہارا حصہ۔ ان لعینوں سے خیر کی توقع خارج از امکان ہے۔

سلیم الیکٹرونکس

ڈاؤلینس ریفریجریٹر کے بااختیار ڈیلر

حسین آگاہی روڈ۔ ملتان فون: 061-512338